

ہیں کہ قرآن و حدیث کے موافق ہمارا عمل ادا ہو کیونکہ ہم نے تحقیقات
 سمجھ لی ہیں کہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ قرآن و حدیث کے موافق آپ
 جانتے تھے اور اسی سے فتوے دیتے تھے اور ان کی فہم قرآن و حدیث کے
 سمجھنے میں بہت ذریعہ تھی سو انھیں امام نے عدم رفع کو ترجیح دیا
 اور باوجودیکہ ان کو دونوں حدیث پہنچی تھی مگر عدم رفع کی حدیث
 کو ترجیح دیا۔ اعلیٰ بیان یہ ہے کہ ہر سے معتبر محدث اور محقق شیخ
 عبدالحی دہلوی محدث رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سفر السعادت میں
 لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ اور اوزاعی سے لے کر سنن دارالنجاشین
 ملاقات ہوئی۔ تب اوزاعی نے کہا تم کس واسطے اپنے انھوں کو
 نہیں اٹھاتے ہو؟ کوچ کے نزدیک اور کوچ سے سر اٹھانے کے
 نزدیک؟ تب امام ابو حنیفہ نے کہا اس سے کیا کہ صحبت کو نہ پہنچا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات میں کچھ شبہ
 اوزاعی نے کہا حَدَّثَنِي الرَّقِیُّ عَنْ جَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَقَرَأَ عِنْدَ
 الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ حَدِيثٌ رَوَيْتُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
 ابْنَةَ سُلَيْمٍ سَأَلَتْهُ عَنْ ابْنَةِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ ابْنَةَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ أَتْقَانِ دُونِ ابْنِ

جب شروع کرتے ہمارا اور دو کوح کے نزدیک اور کوح سے سر
 آتھانے کے نزدیک * تب ابو حنیفہ نے کہا حد ثنا حماد عن ابن ابراہیم
 عن اعلیٰ عن الامود عن عبد اللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کان لا یرفع یدیه الا عند افتتاح الصلوۃ ثم لا یعود یسبح من
 ذلک حدیث روایت کی ہم سے حماد نے اسنے ثنا ابراہیم سے
 منہ ثنا علقمہ اور اسود سے دونوں نے ثنا عبد اللہ ابن مسعود رض
 سے کہ بیشک بنی ہاشم نے نہ آتھانے اپنے دونوں ہاتھ گرنا شروع
 کرنے کے وقت ہر دہرا کے ہاتھ نہ آتھانے کسی مقام پر من اس ہمارے
 تب اور اسی نے کہا میں رہی سے اور سالم سے اور ابن عمر سے
 روایت کرنا ہوں اور تو ا کے مقامہ منی حماد سے ابراہیم سے علقمہ سے
 روایت کرنا ہی یعنی بہتر اسے بیان کرنا میرے ہند بیان کرنا
 کو کہ باہمی رکھنا ہی یعنی راد میں ثبات ہیں کہاں برابر ہی
 پر حنیفہ نے کہا کہ حماد فقید زیادہ تھا تو ہر ہی سے اور ابراہیم فقہ
 زیادہ عالم اسلئے اوہ علقمہ ابن عمر سے فقہ ملین کم نہیں ہی اگر با
 آن حضرت کی صحبت کی بزرگی منی ابن عمر مخصوص ہوں اور
 اسود کو بھی بہت ہی بزرگی حاصل ہی اور حد اقل تو خود عبد اللہ بن
 نہیں یعنی انکی تہریف کی احتیاج نہیں کیونکہ زیادہ راجح فقہ منی اور

حضرت رسالت پناہ کی نزدیکی میں مشہور رہی * تو اوزاعی نے حدیث کو استناد کی مانند ہی سے ترجیح دیا اور امام ابو حنیفہ نے ر او یون کے فقیہ ہونے سے حدیث کو ترجیح دیا * اور ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ جتنا کہ اصول فقہ معنی بضرر ہو اہی انتہی * تو اس صورت میں ابو حنیفہ کے بقول کو عدم رفع کے راجح ہونے میں شک نہ باقی رہی اور عدم رفع پر عمل کرنے سے پیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع حاصل ہو گئی * دو امر افادہ اس چونکہ لوگ پوچھتے ہیں کہ رفع یدین کیا ہی سنت ہی یا منسوخ ہی تو واسطے اس کا بیان بھی کرتے ہیں دل لگا کے سنو اور یاد رکھو * رفع یدین کے مسئلہ میں خوب تحقیق تلاش کرنے کے بعد میں قول ثابت ہوئی ایک قول یہ کہ مختلف وقتوں میں حضرت سے اور نون فعل ظاہر ہوا * اور چونکہ علم اور رفقہ ابو حنیفہ کا اور انکی حدیث کی سید ابن مسعود اور انکی تابعینوں سے پامانی ہی اور ان میں مسعود کا طریقہ صحیح ہے رفع یدین واسطے ابو حنیفہ کے مذہب میں انکی طریقہ پر عمل ہوا * اور جو جب فرمانے آن حضرت کے کہ میرے اصحاب میں بارون کے ہیں ان میں سے جسکی بیرونی کمرے کے راہ پاؤں کے [میں مسعود] کی بیرونی کمرے کے عدم رفع اختیار کرنے سے راہ ملی * اور ابو حنیفہ

رحمۃ اللہ علیہ کے مقام کو کچھ شک باقی نہیں اور ایسا عسفت حاصل
 ہوئی اور شرح سہرا سے سنا ہوتا ہے یہی مصیبتوں ہی مگر عبارت
 دو صریح آئی ہے: "اور اس قول یہ ہے کہ رفع بدین جو کہ رفع کو ترجیح
 ہے چنانچہ شرح سہرا سے سنا ہوتا ہے: "موسیٰ کہ شیخ کمال الدین ابن العربی
 الامام نے خوب تحقیق کی ہے بعد م رفع کو ترجیح دیا ہے۔" "سیر اقوال میں لکھا ہے
 کہ رفع بدین پیشوخی ہی ہے قول بھی سہرا سے سنا ہوتا ہے: "موسیٰ کہ شیخ کمال
 الدین ابن العربی نے قول اس کے لئے ایک مسئلہ اور بھی بنا دیا ہے کہ
 بعد اس کے م رفع کی ترجیح اور رفع بدین کا پیشوخی ہی بنا دیا ہے کہ وہاں
 مسلمان یہ ہے کہ اگر چنانچہ مذہب شافعی کے مذہب پر بعض احکام میں
 وہ چونکہ ہنق سے ایک کے سبب سے اہل کفر سے تو دوریت ہی ہے۔" "پہلی
 وجہ یہ کہ ابلیس کتاب اللہ سنت کی اسکی نظر میں اس مسئلہ میں
 شافعی مذہب کو ترجیح دینا تو کفر سی مانا کہ کسی ایسی شے میں گرفتار ہو کر
 کہ اولاد میں مذہب شافعی کے نزدیک اس کے نزدیک اس کے لئے اس
 اور اس میں با احکام فقہاء کے یہی سمجھی ہو کہ ایک شخص صلیبی
 قیدی ہوا تو اس کے عمل احیاء کے ساتھ مرنے کو آوازے اور احیاء
 شافعی مذہب میں پادے میں دو سیر سے زیادہ صدقہ دینے کے لئے
 صدقہ فطریہ سوار کا گوشت کھانے کے واسطے یہ القیاض و لیکن ان تیون

وہ جہاں دونوں میں شہادت بھی ہے وہ شرط یہ تھی کہ تائید میں ہو، ہر شے
 جسے یہ سبب ملانے کا سبب کے ایسی صورت متحقق ہو یعنی ایسی صورت
 پیدا ہو کہ وہ وہ مذہب معین قرار ہو جائے تاکہ اس کے کہ قصہ کو باقی قضا و ضو
 جانے پھر انہی و طبیعت سے امام کے کو چھلے بلکہ قرابت الیحد کے نام پر آئے
 کہ کسی مذہب معین یہ صورت قرار ہوئی ہو و خصوصاً مذہب ہو جب
 باطل ہو اور نماز شافعی مذہب ہو جب اول اگر سوائے ان قانون
 و جہوں کے کسی نے اقتدا حنفی کن چھوڑ دے شافعی کنی اختیار کیا یا اسکے
 زائے تو کار وہ ای قریب جراثیم کے اسوا مطع کہ یہ کھیاں ہی و این
 معین یہ اسناد جواب سوالات عشرہ معین ہی اور اسنادی شرح
 صفو اسنادات معین ہی و اسنادات و رفع یدین اور رفع یدین
 دونوں فعل حضرت سے مخالفت و قانون معین ظاہر ہو اس بات کی
 دلیل کی احتیاج نہیں کیونکہ دونوں کن حدیث موجود ہی و باقی رہا
 یہ کہ رفع یدین میں گزین یا نکرین اور رفع یدین مروج ہی یا منسوخ
 سوا منکایان یہ ہی کہ جس صورت میں دونوں برابر ثابت ہو
 اس صورت میں بھی حنفی مذہب و رفع یدین نہیں کر سکتا
 کیونکہ قانون و جہوں معین سے کوئی وجہ پائی نہ گئی کیونکہ رفع یدین
 ہمارے سے نہ کچھ تنگی معین کر دتا ہی اور نہ اس معین قوا ہی بلکہ

نکتہ معنی تنوای کہونکہ عدم رفع معنی منسوخ ہونا یا بشیہ معنی
 نہیں اور نہ رفع بدین معنی ترجیح نہ ہونے کے برابر ہونا کی
 صورت معنی حقی المذاہب کو رفع بدین کرنا دین معنی کھیل کرنا ہی ہے
 اور حقیقت معنی رفع بدین اور عدم رفع دونوں پر ہر نہیں ہی بلکہ
 عدم رفع معنی ترجیح ہی ہے * اب ترجیح کن دلیل سنو * پہلی دلیل عدم
 رفع کی ترجیح کی یہی کہ مشکوٰۃ مصابیح معنی باب طاع المناصب کی
 دوسری تفصیل معنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا أَبَا لَيْلَى مِنْ بَنِي مُضَرَ
 أَصْحَابِي أَبِي نَكْرٍ وَعُمَرُ وَامْتَلُوا هَذِي عَمَّارٌ وَتَمَكُّوْا سَعْدَ بْنَ
 أُمِّ عَدِيٍّ وَلِيَّ رِوَايَةِ حَدِيثٍ مَا حَلَّ ذِكْرُكُمْ مِنْ مَجْعُودٍ فَصَلُّوا بَدَلًا وَتَمَكُّوْا
 بِعَدْلٍ مِنْ أُمِّ عَدِيٍّ وَاهِ التِّرْمِذِيُّ يَشْكُ بْنُ صَالِيٍّ الْمَدَنِيَّةَ وَيُسَلِّمُ فِي
 فَرَايَا بِرُومِي كَرُوْا أَنْ دُوْا شَخْصُونَ كِي كَبَعْدِ بَرِّ سَعْدِ طَلِيفَةٍ هَوَانِ كِي بَرِّ
 اصحاب معنی سے وہ دونوں کون ہیں ابوبکر اور عمر اور چال طریق
 اختیار کرو عمار ابن یاسر کی چال اور طریق کے موافق * اور چنگل
 مارو یعنی مشروط پاکر وعدہ اور نصیحت کو ام عید کے بیٹے کی کہ وہ
 عبد العزیز ابن مسعود ہی ام عبد کبیر ہی ابن مسعود کی ماکی * اور
 حدیثہ کی روایت معنی یون ہی کہ جو کچھ حدیث بیان کرے اور خرد سے

ابن مسعود و دین کے احکام کی توجہ کو سچا جانو بہ عبارت بدی معنی ہی
وَقَدْ كُفِّرَ عَنْكَ اللَّهُ عَمَلُكَ كَيْفَ كُنْتَ تَعْمَلُ ۖ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ
حکم دین کی خبر دی ہی اُن کا سچا جاننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
حکم ماننا ہی * اور ابن مسعود نے جو حاضرین سے عہد کیا کہ میں تمہارے
دیکھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہوں
اور اُس نماز میں رفع یدین نہ کیا تو اُس عہد پر جنہوں نے مانا اور اُس
طریق کو مضبوط پکڑنا غرور ہوا * اب ابن مسعود کے نماز پڑھنے کے
دکھانیاں حدیث سنو وہ حدیث جامع ترمذی معنی ہی * ابو عیسیٰ ترمذی
کہتے ہیں کہ اس حدیث کو روایت کی ہم سے ہناد نے اُس نے کہا اس
حدیث کو روایت کی ہم سے دیکھ نے اُس نے سنا سفیان سے
اُس نے سنا عاصم ابن کلب سے اُس نے سنا عبد الرحمن ابن اسود
سے اُس نے سنا علقمہ سے علقمہ نے کہا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ اَلَا
اَصْلِي بِكُمْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ يَرْفَعُ
يَدَيْهِ اِلَّا اَوَّلَ مَرَّةٍ كَمَا عَجِدُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَكْمِلُ نَازِلًا بِرَهْطِهِ
تجھار سے دیکھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز *
یعنی تمہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کا شوق ہی
ہو دیکھو میں وہی نماز پڑھتا ہوں * پھر نماز پڑھتی عید اللہ ابن

مضمود نے سونہ اٹھایا اپنے دونوں ہاتھ شوال پہلی بار کے یعنی یکبر خرمہ
 یکسے وقت کے * اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رفع یدین اور
 عدم رفع کا مذکور اس مجلس میں تھا نہ تو راوی نے فقط عدم رفع کا
 جہان کیا اور صرف فرض واجب سنت مستحب کا بیان کیا * سو جہاں
 راہین مضمود نے جو آن حضرت کے پاؤں مشرر داد اور گھر میں
 اور صرف میں بہر وقت کے حاضر یا مشرر تھے اور آن حضرت نے
 انکی خبر کو نسخ جانے کا حکم فرمایا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے عدم رفع کی خردی بواب جو لوگ انکی خبر کو سچ نہ جانیں اور انکی
 نصیحت پر عمل نہ کریں تو آن حضرت کے مخالف بنیں * اور اس
 حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس مضمود یرض نے عدم رفع کے بعد پھر
 حضرت کو رفع یدین کرنے نہ دیکھا تھا * اور انکی نزدیک رفع یدین
 منسوخ تھا نہ توفیق عدم رفع کے ساتھ نماز پر * کے دکھایا * اور
 اگر انکی نزدیک دونوں برابر ہوتا تو مقرر دونوں صورت سے نماز
 پر * کے دکھانے اور کہہ دینے کہ آن حضرت کی نماز دونوں صورت
 پر تھی * دوسری دلیل عدم رفع کی ترجیح کی یہ ہے کہ حضرت مضمود
 الف ثانی رحمہ اللہ نے اپنے تین سو بار ہونے کو مضمود رفع کی ترجیح
 لکھا ہے * اور شیخ عبدالحی محمد دہلوی رحمہ اللہ نے اشعة اللمعات

شرح مشکوٰۃ منین باب صفۃ البصوۃ کی پہلی فصل منین ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح منین حد م رفع کو ترجیح دیا ہے اور شیخ کمال الدین امین الہمام نے بھی حد م رفع کو ترجیح دیا ہے چنانچہ اسکا ذکر سیح عجد المحی دہلوی رحمۃ اللہ نے شرح سفر السعادت منین فرمایا ہے اور امام اعظم نے اوزاعی کے مقابلہ منین حد م رفع کو ترجیح دیا ہے اور بعد ان کے سیکر ون فقہاء دیندار نے ترجیح دیا ہے اور ان کا ترجیح دینا اس قدر ظاہری کہ احتیاج بیان کی نہیں۔ تو ان بزرگوں اور امام اعظم رحم کا ترجیح و نیام منقلہ ون کو کفایت کرتا ہے۔ تیسری دلیل حد م رفع کی ترجیح کی یہ ہے کہ رسالہ تنویر العینین جو رفع یدین کا بیان ثابت کر نیکی واسطے تصنیف ہوا ہے اس منین اسکا رہ حد منین رفع یدین کی لکھی ہیں اس منین سے دیکھا کہ تیرہ حد منین خود ان لوگوں کے نزدیک قابل عمل کے نہیں ہیں کیونکہ ان لوگوں کے نزدیک رفع یدین کرنا چار مقام منین نماز شروع کرنے کے وقت اور رکوع کرنے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت اور دو رکعت کے بعد تیسری رکعت ادا کرنے کو اٹھتے وقت سنت خیر موکہ ہے جیسا کہ تنویر العینین کے شروع منین یہی لکھا ہے اور ان تیرہوں حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کسی منین ایک رکعت منین دوسری بار

کسی معنی ایک ہی رکعت معنی چار بار کسی معنی ایک ہی رکعت معنی
 چھ بار اور کسی معنی فقط دوسری رکعت ادا کرے گا تو ہر وقت
 رفع بدین کرنا مذکور ہے نہ یہ سب حدیثیں ان سب کے عمل کے خلاف
 تھیں۔ باقی رہی بائچ حدیث سو اس معنی سے ایک حدیث نہ مالاتفاق
 نصیحت ہے اور ایک حدیث کو ترمذی سے لکھا ہی سو اس حدیث
 کا ترمذی معنی کہیں نشان نہیں ملاحظہ ہو اس کے ان دونوں حدیث اور
 دوسری دو حدیث کا عمل اصول حدیث کے قاعدہ بموجب ساقط
 ہوا۔ اس سب سے کہ ان حدیثوں کے راویوں کا عمل اپنی روایت
 کے برخلاف تھا تو بس فقط ایک ہی حدیث اب حمید ساعدی کی ایکے عمل کے
 موافق رہی تھی۔ سو وہ بھی بخاری کی روایت کے خلاف ہے
 یعنی بخاری نے انہیں اب حمید ساعدی سے عدم رفع روایت کیا
 ہے اور تنویر العیون کے چھالیسویں صفحہ معنی عدم رفع کے غیر
 معتبر تھرانے کے واسطے مولوی ابن النابدیس نے حاشیہ پر لکھا ہے کہ
 بخاری اور مسلم کی روایت کے آگے عبد العزیز کی روایت کا کیا اعتبار
 سو اس حاشیہ کے متصون بموجب بہ حدیث بھی قابل اعتبار
 کے نہ تھے اور فرض کیا کہ اگر ائمہ دہون حدیث کو مان لیں تو اس پر
 عمل کے طرح کرنی چھ بار اور رفع بدین کو نہ یا ایک ہی بار بار

یائیں باز یا چار بار کیونکہ ان حدیثوں کے مضمون معنی برآ اختلاف
 ہی اور عدم رفع کی جتنی حدیثیں ہیں سب کا مضمون ایک ہی یعنی
 رفع یدین نہ کرنا علاوہ اسکے عدم رفع کو کسی حدیث کا عمل منقطع
 نہیں ہی۔ تو اس صورت میں عدم رفع معین ترجیح پا کر اس پر عمل کیا
 اور یہ اعتقاد رکھا کہ جس طرح اور جتنی بار اور جس وقت معین
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا سو حق ہی اور جب
 رفع یدین کو ترک کیا وہ بھی حق ہی اور حضرت کی اتباع کے یہی
 معنی ہیں کہ جس کام کو حضرت عمل کریں اُس کو ہم بھی کریں اور
 جس کام کو حضرت چھوڑ دیں اُس کو ہم بھی چھوڑ دیں چوتھی دلیل
 یہ ہے کہ ترجیح کی عینہ کہ حدیث قوی کو حدیث ضعیف پر ترجیح ہوتی ہی
 مثلاً رفع یدین کے باب میں کوئی حدیث قوی نہیں بلکہ اس میں جتنی
 حدیثیں ہیں ضعیف ہیں اور عدم رفع کے باب میں حدیثیں ضعیف
 اور قوی دونوں موجود ہیں تو عدم رفع کو ترجیح ہوگی اور دونوں
 قسم کی حدیثیں عدم رفع کی انشاء اللہ تعالیٰ قریب ہی مذکور
 ہوتی ہیں چوتھا قائد اب چونکہ مثلاً تنویر العینین کو دیکھ
 کے لوگوں نے رفع یدین اختیار کیا ہی اس واسطے بارہ حدیثیں عدم
 رفع کی جو تنویر العینین میں لکھی ہیں اس میں سے ایک بارہ حدیث

[illegible]

آگے اور منسوخ ہوا یہ حدیث ہم نے قنویرو العینین معنی دیکھنے کے
لکھا نہایت اور عنایت معنی جو اس حدیث کو لکھا ہی تو اس معنی اسمین
کچھ الفاظ کا فرق ہی مگر مضمون باتا ہی اس حدیث کو قنویرو العینین
کے ارتالیسویں صفحہ معنی لکھا ہی کہ محدثوں کی کتاب معنی اسکی سند
صحیح نہیں پائی جاتی تو معاویہ ہوا کہ انکے نزدیک اس حدیث کی
سند ضعیف ثابت ہوئی ہی یہ حدیث وضعی نہیں ہی جیسا کہ بعض
لوگ ضد سے کہتے ہیں۔ باقی رہا یہ کہ اس حدیث کو ضابط نہایت
اور شیخ عبدالحی دہلوی راجح شرح منہج السعادت معنی عدم رفع
کی دلیل معنی لائے ہیں اسے معاویہ ہوتا ہی کہ انکے نزدیک البتہ اسکی
سند صحیح ہوگی اور علاوہ اسکے حدیث ضعیف بھی حدیث ہی اور
کہا نہایت معنی اذہ قال بن مسعود رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
صلی اللہ علیہ وسلم ففعلنا ویزک فثرتکنا یشک حال یہ ہی کہ کہا ابن مسعود رض
نے ماتھے اٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اٹھا ماتھے اور
چھوڑ دیا سو اچھوڑ دیا ہم نے کفایت اور کافی معنی یہ حدیث ہی کو
قنویرو العینین معنی ضعیف وضعی نہایت اور قبول کر لیا مگر و نسقہوین
صفحہ معنی بہ تقریر کیا کہ اس حدیث کا مطلب یہی ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ترک کیا اور سمجھا ہم نے اسے منسوخیت رفع یدین کی

اور یہ سنو فیت اس مسعودی کی سمجھ ہی ہو گا اور اس مقام میں
 زیادہ بحث مدلو وہیں آتا چاہئے ہن کہ اشاع رسول کے بھی معنی
 ہیں کہ حضرت کا کرنا دیکھ کے کرنا اور چھو کرنا دیکھ کے چھو کرنا
 اور کہا ہایہ سنن * وَرَوَى عَنْ بَنِي عَمِيٍّ أَنَّ الْعَشْرَةَ الْمَشْرُوعَةَ
 بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَزَالُ تَكُونُ حَتَّى يَأْتِيَ الْيَوْمَ
 حِمَاسٌ بِسَيِّدِ الْعَشْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَحْتَهُ أَهْلُ الْبَيْتِ
 بَعْدَ وَثْقَى * اِس حدیث کو بھی صحیفہ وصفیٰ کہا قبول کر لیا اس
 حدیث کو بھی تئویر العینیں دیکھ کے لکھا * اور گھایہ اور کافی اور
 گھایہ اور ہایہ سنن جو یہ حدیث لکھا ہی اُس میں ! سمین کچھ
 لفظ کا فرق ہی مگر مضمون لٹائی * اب یہاں سے حدیث کی کتابچہ کی
 حدیثیں جو تئویر العینیں میں لکھی ہیں شروع ہوئیں * اُن میں سے ہی
 جو دیکھا کہ میں نے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى
 آدِل مِرَّةٍ وَمَالَ صَلَّيْتُ بِكُمْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَقِيَ
 سے ہی کہ کہا چاقمہ رض نے ناظر تھی عبد اللہ اس مسعودی اور نہ اُتھائے
 اپنے دونوں ہاتھ سوا سے پہلی بار کے اور کہا کہ ناظر تھی میں نے
 پھار سے ساتھ جیسی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی * اِس
 حدیث کی عبارت سنن بھی فرق کیا ہی * صحیح عبارت یہی ہو کہ

اور قریب ہی کلمہ بیچے مگر مضمون ایک ہی * اور آئین سے ہی
 چونکہ ابو داؤد نے عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ جَذْرًا مَذْكِيَةً ثُمَّ لَا يَعُودُ
 بَرَاءُ ابْنِ عَازِبٍ سِوَاكَ كَمَا بَرَاءُ نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جب شروع کرتے ہاں اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ برابر دونوں
 کلمہ ہون کے پھر دوسری بار ہاتھ نہ اٹھاتے وہی روایت ہے لا یرفعہما
 حَتَّىٰ انْعَرَفَا وَرَأَى ابْنُ رَوَاحٍ مَعْنَى ابْنِ دَاوُدَ كَيْفَ اُتَّخَذَ دُونُ
 ہاتھ یہاں تک کہ برہہ چمکتے ہوئے روایت جابر کی ہی * ابن دونوں
 ہاتھ ہون کے بھی لفظ معنی فرق کیا ہی * ابو داؤد معنی دونوں
 ہاتھ ہست اس عبادت سے ہی عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ قَالَ رَأَى رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى
 قَرِيبٍ مِّنْ أَذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ
 رَضٍ سِوَاكَ كَمَا دِيكْحَا مِثْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَوْنِ
 مشروع کیا حضرت نے ہاں اٹھایا اپنے ہاتھ ہون کو نزدیک تک
 اپنے کانوں کے پھر کیا اس طرح نکالا اس کو ابو داؤد نے * اور
 روایت ہی جابر سے قَالَ جَابِرُ رَضِيَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتَّىٰ

اِمْرُؤُا اَحْمَرُ حۡ اَبُو دَاوُدَ کما چاہے رض نہ دیکھا مبین نے رسول
 امہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اُنھایا اپنے دونوں ہاتھ جب
 شروع کی باز پھر نہ اُنھایا انھوں کو یہاں تک کہ ہر تھ چکے نکالا اسکو
 ابو داؤد نے * اور آنستین سے ہی * نکالا امام محمد نے اپنی موطا میں
 عَنْ عَامِرِ بْنِ مُكَيْسٍ الْأَعْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ اَنْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ
 لَا يَرُفَعُ يَدُ يَهِيَ الْاَيْ التَّكْبِيرَةَ الْاُولَى عَامِرُ بْنُ مُكَيْسٍ جَرَمِي سے اُسے
 روایت کیا گیسب سے کہ بیشک علی ابن ابی طالب رض اپنے ہاتھ
 نہ اٹھاتے تھے سوا سے تکبیر اولی کے * اور آنستین سے ہی جو نکالا امام
 محمد نے اپنی موطا میں * عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ رَأَيْتُ بَنِي عُمَرَ
 لَا يَرُفَعُ يَدُ يَهِيَ الْاَيْ التَّكْبِيرَةَ الْاُولَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ حَكِيمٍ سے ہی کہ کہا
 عبد العزیز نے دیکھا مبین نے عبد امہ بن عمر کو نہ اٹھاتے اپنے ہاتھ
 سوا سے تکبیر اولی کے * اور آنستین سے ہی جو نکالا طحاوی نے من مجاہد
 قَالَ صَلَّيْتُ حَلْفَ بْنَ عُمَرَ فَلَا يَرُفَعُ يَدُ يَهِيَ الْاَيْ التَّكْبِيرَةَ الْاُولَى
 مجاہد سے ہی کہا کہ باز پھر میں نے مجھے عبد امہ ابن عمر کے سوا
 نہ اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ سوا سے تکبیر اولی کے * اور طحاوی نے من کہا کہ
 روایت کیا گیا * عَنْ اَمْرِؤَا اَحْمَرٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَا يَرُفَعُ
 يَدُ يَهِيَ الْاَيْ التَّكْبِيرَةَ الْاُولَى اسود سے ہی اسے کہا کہ دیکھا مبین نے عمر

این خطاب کو نہ اٹھائے تھے اپنے دونوں ہاتھ سوا سے یکسر اولی کے اور
 نہیں کیا ابن ہمام نے مَن دَار قُطْنِی وَعَدِی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ مَن
 حَمَادِ بْنِ حَلِیْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ بِنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُولِ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَابْنِی تَکْرِی وَعَمْرُو لَا یَرِیْعُونَ اَیْنَ یُھِمُّ الْاَعْمَلُ
 الْاِیْتِمَاعُ دَار قُطْنِی سے اور مدنی سے ہی دونوں نے جو ابن جابر سے
 انس بن حماد ابن سلیمان سے انس بن علقمہ سے انس بن عبد اللہ ابن
 مسعود سے کہ کہا عبد اللہ ابن مسعود نے نماز پر تھی میٹھنے کے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بکر اور عمر کے ساتھ نہ اٹھائے تھے و
 اپنے ہاتھ سوا سے یکسر اولی کے اٹھتی تھیں نہ ہاتھ یمنی را سوا ابطی لکھا کہ برفع
 یوگوں نہ جو عوام کو سنا دیا تھا کہ ہم برفع اکے باب مٹیں کچھ نہیں ہی
 سوا عطا ہی تھا پھر ان بام و عوام لوگوں میں اسے جو لوگ اپنے یمنی و یمنی
 کے ساتھ ظاہر کر کے برفع یا یمن کر کے اٹھیں تو یہ بہت کہتے ہیں کہ برفع یمنی کو
 کسی اصحاب باقیہ نہ آج کتاب مسنونہ نہ سمجھا اور کسی حدیث سے
 برفع یمنی کا مسنون ہو نا ثابت نہیں ہی ہا اگر یہ بے برفع
 یمنی کا مسنون ہو نا ثابت کر دو تو ہم برفع یمنی برفع یمنی و
 تو آزا کہ یہ جو ابھی کہ تم لوگ اگر حقیقی مذہب ہو تو ابو حنیفہ نے جو
 برفع اختیار کیا ہی مسودہ بے برفع ہوئی کی اتباع کر کے تو تم کو ابھی

شبہ کر کے عدم دفع کرنے میں اتباع سنت حاصل ہی ہو اور تمکولاً علیہ
 دفع اور دفع بدین دونوں برابر ہو نیکی صورت میں بھی ہو جب
 مسئلہ حوالہ سوالات عشرہ کے دفع بدین کرنا درست نہیں ہے
 ہاں جو شخص اپنے علم اور تحقیق سے دفع بدین میں ترجیح پاوے سو
 دفع بدین کو کٹا ہی اور کسی سے حلیہ یا کسی و سائل میں دفع بدین
 کی ترجیح دیکھ کے دفع بدین نہیں کر سکتا اگر ایسا ہو تا تو شافعی
 مذہب کی کتاب کو دیکھ کے جو ان وسائلوں سے بشرط ہش نام
 حنفی لوگ دفع بدین کرتے اور شافعی مذہب کے محدثوں سے
 سنیکے ہ ان لوگوں سے ہزار درجہ افضل ہیں سارے حنفی
 لوگ دفع بدین کرنے لگے اور اس بات کی اجازت دینی کتابوں میں
 ہوتی سو اسے احادیث نہیں ہے چنانچہ حوالہ سوالات عشرہ میں
 مضمون سے بخود دریافت ہو جائیگا اور ہمارے تو مقابلاً لکھا ہی کہ دفع
 بدین بر عدم دفع کو ترجیح ثابت ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے تو ہم لوگوں
 کو ہم سے قطعاً عدم دفع کے دفع بدین کے ساتھ برابر ہونے کا ثبوت
 ثابت کرنا تھا چاہے جیسے ہم نے ترجیح عدم دفع کی ثابت کر دی ہے
 چھارے دفع بدین نہ کی کہ نہ ہو اس قدر کافی ہی ہے بلکہ حنفی
 مذہب ہوا اور اتباع سنت منقولہ ہی ہو اور یہ کہ تمہارا بیہ مقابلاً میں

دفع یدین کا منسوخ ہونا ثابت کرنا ضرور نہیں باقی تم لوگ جو ہر
 گونے ہو کہ دفع یدین کا منسوخ ہونا ثابت کر دو تو اسے احاطہ ہم تم سے
 پہلے خود کر لے پیش کہ جن مسئلوں میں قدیم مجتہدوں میں اختلاف
 تھا ان مسئلوں میں ہم اور مولوی زین العابدین یا کوئی دوسرا عالم
 بحث کر کے اسے فیصلہ کر دیں کہ مثل آیت کے ان مسئلوں کی حقیقت
 کھل جاوے۔ مگر یہ تو فقط زبانی دعوائی اور ان مسئلوں کی حقیقت
 میوات و سب الہام میں آیا اس کے رد حوالے کسی کو معلوم نہیں باقی دفع
 یدین کے منسوخ ہونے کی دلیل جو ہم کتابوں احسن مذکورہ اس کے ہم نقل
 کر دیتے ہیں جو قبول کر لو تو تمھاری خوشی ہی اور اعتراض کر دو
 تو قدیم جہاز کو نہ پڑھو آیت صحابہ اور فقہاء کے دفع یدین کے منسوخ
 بنانے کی دلیل سنو۔ حضرت علیؑ صحابی حبیب اللہ میں مسئلہ کو دے
 رہے فقط عدم دفع کے خلاف ہمارے مسئلہ کے لوگوں کو دکھلا کے اظہار
 کی تار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منی نماز فرمایا اگر ان کے
 نزدیک دفع یدین کا منسوخ نہ ہوتا تو وہ ان فعل سنت ہوتے تو
 ایسا ہرگز نکرتے اور اس بات کی شہادت کو اٹھاتے بلکہ وہ کون کا بیان
 کر دیتے تو معلوم ہوتا کہ اس مسئلہ کے نزدیک دفع یدین کا منسوخ
 تھا اور بنا پر فقہ و ائمہ میں کے تصدیق ہے دفع یدین کی منسوخت

گو ابن مسعودؓ کی سچھ لکھا ہے اور حضرت کے اصحاب علیؓ ام اس
 ویر کی حدیث سے خود کو قوی ٹکائی اور ہمیشہ کے مسوئح و ذلیل کی فر
 ایسا عدم اصلاح رسد ہر کا جناب ثابت ہے اور اگر تورا الہیہ
 کے یہ ہے کہ ابن مسعودؓ کی حدیث کی صحیح اصناف میں تا کیوں مضائقہ
 ایک سند صحیحہ سے پہلے سے پہلے حدیث صحیحہ و ثابتہ اور اس کی
 ایک حدیث میں کہ حدیث صحیحہ ہی اولیٰ ثوب کیا مضائقہ حدیث
 ضعیف نہیں حدیث ہی و سوائے ثابت اور اگر اس لفظ کی کچھ حدیث
 رفع میں نہ آئے ہاں اور ہر دو لکے حدیث میں کوئی حدیث نہیں ہے
 پھر اس کے ہاں اگر نہ کیا جائے کہ کیا احتیاج تھی تو اس کے ہاں کہ نہ
 سے صحت ظاہر ہے کہ حدیث میں اب نہ آئے اس امر میں تھا حدیث کے
 مسوئح و ذلیل سب صحابہ نے جس کو اس کے مسوئح ہو گیا جبرہ و علیؓ اور
 اسی بیان سے خبر کو دی اور یہ حدیث صحیحہ کی حدیثوں میں قابل
 کرنے سے صحت ظاہر ہوتی ہے ہاں اگر حدیث صحیحہ کی حدیثوں کو سو
 اس کے ذلیل بیان کر سکیں احتیاج نہیں ہے کہ حدیث صحیحہ کی
 اس بیان سے ہر حدیث میں اب نہ آئے حدیث صحیحہ کی حدیثوں کو سو
 ذلیل نہ ہو الہیہ کے حدیثوں سے نہ آئے حدیث صحیحہ کی حدیثوں کو سو
 تورا الہیہ میں حدیث صحیحہ کی حدیثوں سے نہ آئے حدیث صحیحہ کی حدیثوں کو سو

ہی اہمکن قرآن کی آیت معنی ہے والحدیث کی لفظ سے رفع بدین
 کا حکم ثابت ہی ہوا اس حدیث سے رفع بدین صحت واجب ثابت
 ہو نامی کیونکہ اسکے مستحب ہو نہا کوئی فرقہ اس جگہ پر موجد نہیں
 ہی چنانچہ تنویر العینین کے ارتقا میں صفحہ معنی بھی لکھا ہی کہ
 بعض نے کہا کہ بعض اس بات پر کہ انہما اشیانہما معنی ان مقامات مذکورہ
 معنی واجب ہی چنانکہ ذکر کیا ان مقامات صحت و غلطی وغیرہ
 تو اس صورت معنی چون کہ اس مسئلہ کی حدیث صحیح اور دوسری
 مذہبوں سے ان حضرت کا رفع بدین کہ ثابت ہی اور رفع بدین
 کہ ہوا اب بھی اسکے قائل ہیں اس واسطے وہ حدیث بلا شبہ منسوخ
 بعض فقہی ہے شروع ہمارے کے واسطے سب مقامات کا رفع بدین
 منسوخ ہوا کیونکہ واجب کا ترک کرنا گناہی ہے اور یہ نیز لوگ
 گناہ سے پاک ہوتے ہیں تو اگر رفع بدین منسوخ ہو تو ان حضرت
 کے واسطے ترک کرنے اور دوسری دلیل رفع بدین کے منسوخ ہونے کی
 حدیث قوی سے جو ثابت ہی اس کو ہم نقل کرتے ہیں اور جن
 عالمانہ نے اس حدیث کے منسوخ سے رفع بدین کو منسوخ سمجھا ہی
 ان کے بیان بھی کر دیتے ہیں کیونکہ انکی سچہ ہمارے ہی سمجھ
 ہے اور انکا عالم ہمارے ہمارے علم سے اور انکی خوش فہمی ہمارے

نعمادی خوش بینی سے بہت زیادہ نہیں * حق ہی اور اسکے سوا
 بتہ اپنے مستند لیڈان تمہو تھا ہا * اب حدیث رافع بدین کی تاسیح
 ہوئی * پہلی حدیث امام ابو حنیفہ کی سند کی اور طحاوی کی جسکو
 صاحب ۱۰۱۷ لکھا ہے * صاحب ۱۰۱۷ مذکور ام کنی ۱۰۱۷ ملن لکھا ہے
 وَلَمَّا قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَرْفَعُ الْيَدَيْنِ إِلَّا إِلَىٰ مَعْنَىٰ مَوَاطِنَ كَقَوْلِهِ
 الْإِسْتِجَارِ وَتَكْبِيرَةِ الْقَوَاتِ وَتَكْبِيرَاتِ الْعِيدِ يَدَيَّ وَذَكَرَ الْأَرْبَعَ فِي الْحَجِّ
 اور ہمارے واسطے دلیل ہی قول نبی علیہ السلام کہ نہ اٹھائے جاوے
 ہاتھ سوا اسے سات جگہوں کے * شروع کی تکبیر معنی اور قنوت کی تکبیر معنی
 رافع بدین کی تکبیر و معنی : اور ذکر کیا آن حضرت زیادہ مقام کاح معنی
 رافع اپنے اپنے مقام معنی زیادہ کے درمیان جو دس باروں مقام لکھے ہیں
 یہ دس جگہ ہیں * حجر اسود کے پورے پہرے و سمت یاد و صفایہ اور مروہ چ اور
 دونوں جہرے کے بائیں * اس حدیث کے صحیح دو نے معنی اطلاق مشکوٰۃ
 نہیں کیونکہ اس حدیث کو اتنے برے متبر عالم نے خواصیاب الترمذی
 معنی سے ہی اپنی کتاب سب معنی لکھا * اور علاوہ اسکے یہ حدیث
 فقط زیادہ ہی معنی ہیں * بلکہ اور بھی حدیث کی معنی کتابوں
 معنی ہو چکی ہیں * اور ہی متبر حدیث کی کتاب طحاوی ہی اور
 ن لکھا ہے کہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز نے اپنے رسالہ عکالہ مافہ معنی

بہت معتبر لکھا ہی اور برسی معتبر کتاب سند ابو حنیفہ ہی سود و نون
 کتابوں میں بہ حدیث موجودی اور برسی معتبر کتاب حدیث کی
 طبرانی ہی اس میں بھی بہ حدیث موجودی اور شرح مسند اسماعیل
 میں جو لکھا ہی کہ طبرانی وغیرہ نے جو لا ترفع الایدی روایت کیا ہی
 سو اس کی صحت میں کھنگو ہی یعنی وہ حدیث ضعیف ہی تو طحاوی
 کی روایت کے سواے اور کتابوں کی روایت سے مراد ہی سو مضائقہ
 نہیں طحاوی کی روایت نے ان روایتوں کو قوت دی اور اس حدیث میں
 حسن ہو کیوں اور حدیث حسن بھی جحت ہوئی ہی مانند صحیح کے
 جیسا کہ اصول حدیث میں مقرر ہی عرض یہ حدیث بعضی روایت
 سے صحیح اور بعضی سے حسن ہی اور فتح القدیر کے مصنف نے جو برابر
 فقہ اور محقق اور محدث ہی اسے اس حدیث کو عدم رفع کی دلیل میں
 لکھا ہی اور صاحب ہایہ نے اس حدیث سے رفع پدین کو مشوخی
 لکھا ہی اور رفع پدین کی حدیثوں کے ع میں میں لکھا ہی کہ جاتی حدیث میں
 رفع پدین کی نہیں سو سب جمہول ہیں ابداء اسلام کے حال پر اب
 اس حدیث قوی کو سنکر اس کو طاقت ہی کہ آئمہ میں مقام میں ہاتھ
 اتھاوے بعضے لوگ سوال کرتے ہیں کہ پھر دعائیں بھی ہاتھ اٹھانا
 تو آئمہ میں مقام پھر رکھا تو ان کا جواب یہ ہی کہ عبادت کے ارکان میں

معنی سے سیات مقام کے سوا اسے اتھ نہ اُتار دے اور اگر نماز ہی
 پر اس تقریر سے سیات مقام کی قدحوت کئی تو قیور العینین
 معنی اس حدیث کی عبارت کو بدلنے کی احتیاج نہوتی تو معلوم
 ہوا کہ جو سوال اس پر نہیں ہو سکتا اور دوسری حدیث صحیحہ
 مسلمہ نہیں کی سنو صحیح مسلم معنی باب الامر بالکون فی الصلوۃ
 والنہی عن الاشارة بالید یعنی نماز میں چتر اور آداب سے جب
 چاپ رہے گا کہم اور نماز میں ہاتھ سے اشارہ کرنا منع حسن باب
 معنی لکھا ہی حدَّثَنَا ابُو كُرَيْبٍ مِنْ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَ خَلَّيْنَا
 ابُو معاويةَ مِنَ الْعَمَشِ عَنِ الْمُصَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ ابْنِ تَجِيمٍ بِنِ طَرَفَةَ
 عَنْ حَابِرِ بْنِ صَمْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيُّدِيَكُمْ كَالِهَذَا ذَنَابُ خَيْلٍ شَمْعِيءُ اذْكُمُوا
 رَفِي الصَّلَاةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا مَرَأًأً حَلْفًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَزِيزِينَ
 قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ الْاَتَّصِعُونَ كَمَا تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا
 قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ تَتَمَوَّنُ
 الصُّوْفَ الْأَدْنَى وَتَتَرَاوَعُونَ فِي الصَّفِّ حَدِيثِ رِوَايَتِ كِي مِمَّ
 ابوبکر اسن الی شیعہ اور ابونکر یس نے دونوں نے کہا حدیث
 حدیث کی م سے ابوبعاریہ نے اسنے سنا اعمش سے اسنے

حسب ابن رافع سے اُس نے تمہیں اس طرف سے اُسنے
 جابر ابن سمرف سے اُنھوں نے کہا تشریف لائے مایا زبے پاس
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر فرمایا کیا سب ہی یعنی مجھ کو
 تعجب آتا ہی کہ دیکھنا ہون میں تمکو اٹھانے والے اُتھوں کو اپنے
 گویا کہ وہ سے ہاتھ نہ رکش گھوڑوں کی دُم بیٹھ قرار پکڑو یعنی
 حرکت نہ کر و سکو نہ سے یہ ہمارے منقہ کہا پھر تشریف لائے ہمارے
 پاس اور دیکھا مجھ کو حلقہ طبع سے فرمایا کیا سب ہی کہ دیکھنا
 ہون میں تمکو چوتے جوت کہا پھر تشریف لائے ہمارے پاس
 اور فرمایا کیوں نہیں صفت ہاتھ ہوتے ہو تم لوگ جیسا کہ صفت ہاتھ ہوتے
 ہیں فرشتے اپنے رب کے حضور میں * عرض کیا ہم نے یا رسول
 اللہ اور کس طرح صفت ہاتھ ہوتے ہیں فرمائیے اپنے رب کے
 حضور میں فرمایا پوری کرتے ہیں پہلی صفوں کو اور خوب ہیں کے
 کہہ رہے ہوتے ہیں صفت منقہ انتہی * اس حدیث سے صاف معلوم
 ہوا کہ نماز کے اندر جو رفع یدین ہی اسے حضرت نے منع فرمایا اور
 اس رفع یدین کو آن حضرت نے سکون کے خلاف سمجھا اور آن حضرت
 نے اسی حرکت کو دیکھنے کے سکون کا حکم دیا تو اس حکم سے نماز میں
 تعہد نہ اٹھانا واجب اور اٹھانا صاف منع ہوا یہ حدیث نماز کے

اندر زلف بدش کے منع ہونے پر عرض ہی ہر حدیث ہمارے لئے
 حلال پھیرنے کے وقت انتہی سے اشارہ کرنے کو منع کرنا ہی نہیں ہی
 بلکہ وہ حدیث دوسری ہی حدیث اس قبیلہ کی روایت سے جتنا بچہ
 آسکا ذکر قریب ہی ہو گا اور اس حدیث کے لفظ سے صاف ظاہر
 ہے کہ حضرت نے صحابہ کو نماز میں زلف بدش کرنے دیکھا اور اس سے
 نوک نمازی میں تھے تب وہ بات فرمایا کہ کون کر رہا ہے ؟
 باقی قنوت و تراویح میں کی تکبیر و ن میں جو انتہی آٹھانے میں سو
 دوسری حدیث کے مضمون سے اور یہ وہ مقام اس عام حکم سے
 خاص ہو گیا ہے اور اس مقام کے منع میں صاف خلاف نہیں
 ہے اور تحریمہ کی تکبیر کہنے وقت کا زلف بدش نہ ہونے کے انتہی نہیں
 ہی بلکہ وہ نماز کے باہر ہی ہے پھر اگر کوئی کہے کہ پھر اسی طرح سے
 رکوع کرچکے وقت اور اس سے سر اٹھانے وقت اور دو رکعت
 کے بعد تیسری رکعت ادا کرنے کو انتہی وقت کا زلف بدش بھی
 ہم دوسری حدیث کے مضمون سے کرنے میں نہ آسکا کہ اس پر
 ہی کہ اگر اس پر حدیث کا مالک ملتا ہے تو وہ ہو جاوے
 اور اصول کا قاعدہ یہ ہے کہ عام میں سے بعض سے تھوڑا خاص
 ہوتا ہی سو بیان ہوا اور یہ ہے جو دفع سوال کرنے میں کہ اس حدیث

مکرم دفع بدین کے منع پر حمل نہیں کر سکتے کیونکہ جو فعل حضرات نے
ابتداءً اسلام میں خود کیا تھا اس فعل کو ایسی تشبیہ کردہ کہ واسطے
فرماتے تو اُن کا جواب یہ ہے کہ اول تو اس زمانے کے لوگوں کے
فہم کا حال مجھ کو معلوم نہیں کہ یہ تشبیہ ان کے نزدیک کب و کھن یا تشبیہ
کے واسطے ایسے لفظ کا بولنا اُن وقت کا محاورہ تھا جیسا کہ بعض
حدیثوں میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی بچہ تیری ماں اس بات میں اُن
لوگوں کی فہم میں نہ ہو تو لوگوں کی فہم میں نہ ہو دیکھو اُن لوگوں
میں ابو ہریرہ نام تھا اور اس ملک میں اگر کسی کو بلی کا بابت
کہہ دین تو بڑا مانے اور دوسرے سے یہ کہہ دینے نزدیک یہ بات ثابت
ہے کہ دفع بدین منع ہو چکا تھا ان کے نزدیک تو ایسا لفظ تشبیہ کے
واسطے فرمانے کا مقام ہی تھا کہ باوجود اس فعل کے منع ہونے کے اُن
لوگوں نے اس فعل کو کیا اور اگر حقیقت میں تمھارے فہم میں
یہ تشبیہ کر وہی تو سلام پھیرنے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے کی
اس تشبیہ کا بھی وہی حال ہو گا حضرت کے فعل کی تشبیہ نہ ہوئی چھاپہ کے
فعل کی ہوئی اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک یقینی دلیل سے
ثابت نہ ہو کہ یہ حدیث سلام پھیرنے وقت ہاتھ سے اشارہ
کرنے کے منع معنی ہی تشبیہ کے ہے اعتراض بہت نامناسب ہے

کیونکہ بہتر اعتراض و در تکب جابجہ کرنا اور ہم لوگوں کو اس مسئلہ
 تقریر اور طرح آزمائی کی حاجت نہیں یہ مقام سبب اور
 لطافت کا ہے پس ہر لوگوں کو یہی لازم ہے کہ اس بات کی تحقیق کریں
 کہ قدیم بزرگوں نے اس حدیث کے معنی کیا سمجھا ہیں وہی سوال ہے کہ اس
 حدیث کی شرح میں سوائے شریح بڑا سیادت کے ہمارے
 ہاں اور دوسری شریح میں موجود نہیں ہیں بلکہ اسی معنی کتاب کی
 حیثیت کا محسوس ہندسی زبان میں ترجمہ کرتے ہیں سنو جان کو کہ
 مصنف نے مثل سرکش نگہ و روئین و ماکا ائمہ ائمہ کا حلی
 کیا یعنی سمجھا اسلام کے خودی کا ترجمہ ائمہ اور ائمہ سے اشارت کرتے
 ہر چنانچہ بعض ائمہ میں دوسرے ابھی نہیں سمجھے ہیں اور سرکش
 نگہ و روئین کی ذمہ کے ساتھ نشیہ دینے سے بھی ابھی ظاہر ہے اور
 بعض اس حدیث کو حل کرانے میں بکیر غریب کہنے و گفت
 کے واسطے ناز میں رفیع بدین کرنے کی نہیں جیسا کہ مذہب حنفی ہے
 اور اصلاً اس حدیث کی صحیح مدلول میں روایت ہے نہیں ان
 فرقہ سے اسے روایت کیا جا رہا ہے سر سے اپنے کہا تشریف
 لائے ہمارے پاس رسول ابراہیم علیہ السلام پھر فرمایا کیا ہوا
 بچا کو دیکھا ہوں تم لوگوں کو یعنی تعجب رکھتا ہوں کہ ائمہ ہوں تم

لوگ اپنے ہاتھوں کو گویا سرکش گھوڑوں کی دُمنین ہین قرار دیکر نماز میں اور عبد اللہ ابن قریظہ نے کہا سنا میں نے جابر ابن سمرہ کو کہہ دیا کہ تم بھی ہم لوگ جب نماز پڑھتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کہتے تھے اللہم صل علیکم السلام علیکم اور اشارہ کیا جابر نے ہاتھ اٹھانا دکھانے کی واسطے اپنے ہاتھ سے دونوں طرف اور کہا فرمایا اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہوا ہی ان لوگوں کو کہ پھر نے ہین اپنے ہاتھوں کو گویا سرکش گھوڑوں کی دُمنین ہین کفایت ہی تم میں سے ایک کو کہ رکھے اپنے ہاتھ کو اپنی ران پر بعد اسکے سلام دے اپنے بھائیوں کو اُن بھائیوں میں سے کہ اُس کے واسطے اور بائیں ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مفہوم حدیث کا وہی ہے جو مصنف میرا سماعت ہے سمجھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ ظاہر وہی ہے کہ حدیث تمیم ابن طرق کی اور حدیث عبد اللہ ابن قریظہ کی ہر ایک حدیث جمہ اجماعی اس واسطے کہ سلام پھیرنے کے وقت ہاتھ اٹھانیوالے کو نہیں کہہ سکتے کہ قرار نماز میں کیونکہ وہ شخص اس فعل سے باہر آتا ہے نماز سے تو مفہوم حدیث تمیم کا وہ رفع یدین ہی جو تحریم کے وقت کے سوا ہے اور حدیث عبد اللہ کی اس رفع یدین کے

بیان معنی ہی جو سلام پھیرنے کے وقت معنی ہی والہ اعلم انتہی و
 آپ سلام پھیرنے وقت انھم سے اشارہ کرے گا جس میں ذکر ہی
 وہ حدیث بھی سنو صحیح مسلم کے باب مذکور معنی لکھا ہی حدیثاً
 اسوئل ابن ابی شیبہ حدیثاً وکیع عن مسعر وحدثنا ابو کریم
 واللفظ له احمرنا ابن ابی رائد عن مسعر وحدثنا ابی عبد اللہ بن القتیبة
 عن حابر بن صرہ قال کنا اذا صلحنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم قلنا السلام علیکم ورحمة اللہ السلام علیکم ورحمة اللہ وانشاء
 بیدہ النہدین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما تؤمنون
 یا ایہدکم کاتباً اذ یأت خیل شمس انما یکتفی احدکم ان یضع یدہ
 علی فیلہ ثم یسلم علی اخیه من ین بجمینہ وشمالہ حدیث روایت کن
 ہم سے ابو بکر ابن ابی شیبہ نے انس کے کہا حدیث روایت کی ہم
 سے وکیع نے انس سے سنا سمر سے اس مقام معنی مسلم و دوسری سند
 بیان کرتے ہیں وہ بھی مسمر سے جا ملے گی اور حدیث روایت کی ہم
 سے ابو کریم نے اور اس کا لفظ ابو کریم کی روایت کا ہی
 آئینے کا بخودی ہو گا اس اہل زائدہ نے انس سے سنا مسمر سے انس کے کہا حدیث
 روایت کی مجھ سے عبد اللہ ابن قبریہ نے آئینے سے سنا جابر ابن سمرہ
 سے جابر نے کہا تھے ہم لوگ جب نماز پڑھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و سلام کے ساتھ کہتے تھے ہم اسلام علیکم ورحمۃ اللہ والسلام علیکم و
رحمۃ اللہ اور اشارہ کیا جاتا ہے اپنے ہاتھ سے دونوں طرف یعنی
ہم کو کون کے دکھانے کو سب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہم کو شک کسوا سطح اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھوں سے گویا کہ وہ
ہاتھ نماز سے سرکش گھوڑوں کی دمن ہن پس کفایت ہی تم متین
سے ایماں کو کہ رکھے اپنا ہاتھ اپنی زبان پر بعد اسکے سلام دے
اپنے بھائی کو چومیں کہ اُسکے ذہن اور ہاتھن ہی اور اس
حدیث کے بعد دوسری حدیث بھی عبد اللہ بن عمر سے روایت
کی اسی میں یوں ہی قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلما اذا سلمنا قلنا بایدینا السلام علیکم فنظر الینا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ما شاءکم تشیرون بایدیکم کانتھا اذا بایدیکم
فتمسککم فلیلتکم الی صاحبہ ولا یؤمئ بیدہ کہا جاوے
یہ مانہ ہوتی پیش آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر تھے ہم
جو کب جب مبتلا تم کہتے اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں سے کہتے اسلام
علیکم ہم دیکھا گیا ہمارے طرف رسول اللہ ﷺ اور فرمایا کیا حال ہی
تمہارا اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھوں سے گویا کہ وہ ہاتھ سرکش
گھوڑوں کی دمن ہن چیت اسلام کہتے تم شیخ سے کوئی نوچا ہے

کہ زکا، پھر سے اپنے پاس والہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
 ہاتھ سے اسٹی و خلاصہ نمبر اس طرف کی حدیث کا یہ ہے کہ آن
 حضرت نے صحابہ کو ہار کے اندر رفع یدین کرنے دیکھا اتنے سے منع فرمایا
 اور خلاصہ عبد اللہ ابن قہطیہ کی حدیث کا یہ ہے کہ آن حضرت
 نے صحابہ کو سلام پھیرنے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے دیکھا اتنے
 سے منع فرمایا * اور دونوں حدیث صحیح صریح غیر متضاد ہیں تو اس
 صورت میں دونوں پر عمل کرنا لازم ہے نہ ہار کے اندر رفع یدین
 کرے اور نہ سلام پھیرنے وقت ہاتھ سے اشارہ کرے اور
 اس تکلف کی کیا احتیاج ہے کہ ہر ابن طرف کی حدیث کو محمل
 کہے اور اسی کا بیان عبد اللہ ابن قہطیہ کی حدیث میں سمجھے کہ ہر
 دونوں حدیث اپنے اپنے مفہوم پر ظاہر اور نفس ہیں جیسا کہ اس
 میں کے واقعات ظاہر و روشن ہیں اور نہ مستوفیٰ سے فراموشی
 ہے جو سلام پھیرنے کے وقت سرکش گھوڑوں کی دھون کی
 طرح ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا تو عبد اللہ ابن قہطیہ کی حدیث
 سے یہ کہان سے ثابت ہوا کہ اس نے ہر ابن طرف کی حدیث
 سے نہیں منع سمجھا * اور چاہے ہی کہ دونوں حدیث پر عمل کرنا
 متین بقولانی اور اتباع سنت بھی حاصل ہوگی اور منع فعل پر عمل

کرنے کے مشہد سے بھی محفوظ رہا اور یہ جو بعضے کہتے ہیں
 کہ سلام بھی جز آخر نماز گاہی سو سلام پھیرنے وقت ہاتھ اٹھانے
 والا نماز کے اندر باقی ہی اصول واسطے حضرت نے آٹھ کو فرمایا کہ نماز کے
 اندر قرار پکا اور کون کرے تو اس کا جواب یہ ہے کہ سچ ہی
 سلام پھیرنا جز آخر نماز گاہی مگر یہ مجر د ادا کرنے جز آخر کے وہ شخص
 نماز سے باہر ہو گیا سلام پھیرنے میں نماز سے باہر ہونے میں اس
 قدر مہلت کہاں ہی کہ دیکھنے والا اس کو سلام پھیرنے دیکھے اور
 دیکھنے کے بعد بھی وہ نماز کے اندر باقی رہے تب فرما دیجئے کہ نماز
 میں کون کر کیونکہ بغیر اس فعل کے ظاہر ہونے کے دیکھنے والا
 کیس طرح دیکھے گا اور جب وہ فعل ظاہر ہوا تب ہی الفور وہ نماز
 سے باہر ہوا اب اس کو یہ فرمانا کہ نماز میں کون کر ممکن نہیں
 ہو زیرا وہ طبع آزمائی سے کیا کام دونوں حدیث پر عمل کرے اور
 یہ جو بعضے کہتے ہیں کہ تم کو رفع یدین کے منع کرنے میں اس قدر
 اصرار کہ واسطے ہی تو ان کا جواب یہ ہے کہ ہم تو حقیقوں کو رفع
 یدین کرنے سے منع کرتے ہیں اور ان کو جس سبب سے منع کرتے
 ہیں وہ سبب اس رسالے میں مذکور ہو چکا ہے اور ایک سبب
 اور بھی ہے کہ اہل مذہب کے خلاف عمل کرنے سے سبب سے اہل

سنت کی حمایت میں ترقی پر کیا ہی پہاں تھی کہ ایک کے
 پیچھے ایک نہ رہیں ہر آہنا اور ذریعہ بدین بکرنے والوں کو برا
 کہتے ہیں بلکہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ جو رفع بدین کہہ کر لوں کو بھی
 بعض رفع بدین کہہ کر والے ٹرا کہتے ہیں چنانچہ امام پورہ میں جھٹھی
 تاج ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۰ء میں تھا وہ بھری میں سب بکروں
 مسلمانوں کے رو برو مولوی رہیں الیہذا میں نے مولوی عبدالحی
 کو مراد دیکھا اور مولوی عبدالحسن کے حق میں کہا کہ وہ امام کا دشمن
 اور رسول کا دشمن ہی اور اسکو میں بھی اپنا دشمن مانتا ہوں
 اور جہد الجہاد کے مسالوں کو باعتر کیا اور اپنے حق میں یہ کہہ
 کہ میں حقیقی مذہب ہوں اور اپنے علم کی تحقیق سے ایمان لے لیں
 مذہب کی خوبی کو دیانت کر کے اس مذہب کو اختیار کیا ہے اور
 میں رفع بدین کا حکم کسی کو نہیں دینا اور جہاں میں مانتا ہوں
 وہاں رفع بدین نہیں جاری ہوتا دیکھو منہ گل کوٹ ہم گئے تھے
 وہاں سب بکروں لوگ ہمارے مرید ہوتے مگر ایک نے بھی رفع
 بدین کیا سو اسے شہوت شہوت کے نہیں بھی لوگ برا کہتے
 ہیں اور اس سب برا کہنے کا سبب یہی ہے کہ لوگوں کو اپنے
 مذہب کی قید نہ پانی رہی جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں اور جو چاہتے

ہیں سو کہنے ہیں اور جماعت میں سخت تفرقہ پر گمانی و اہی واسطے
محم کہنے ہیں کہ اپنے مذہب کے خلاف عمل نہ کر و تمھارا مذہب بھی بد مذہب
و قرآن کے موافق ہی و اسے مسلمانوں کو نیک و نیکوستان میں

مضر مقام رام پورہ

بشارت ششم ذی الحجہ سنہ ۱۲۵۸ ہجری کہ در ذام پورہ یو الیم اند
مولوی کرامت علی صاحب و مولوی زین الدین صاحب بمقام
و فی بدیش و امین مجھ و اختیار مذہب معین و ہو حجب
اقرار و در خواست مردمان برایں پورہ و کپورہ و یکہ بد و بست خانہ
چٹا بٹ مولوی عبد العالی صاحب صدر امین اعلیٰ و امین علی صاحب
پورہ و در ان مجاہد رہنما ہوں مولوی جید العالی صاحب
صدر امین اعلیٰ و مولوی منظر الحق صاحب قاضی عدالت ضلع و مولوی
مستاد علی صاحب صدر امین و غیرہ صاحبان مقام مذکورہ جاغیر
پورہ و مذکورہ و ذرا نادر و علمانی مذکورین بابت اقرار نمودن مولوی
زین الدین صاحب کہ من جفی الہد و خضت الام و مولوی عتیق الرحمن
کہ مقید مذہب نیست و حقیق را بدی گوید اورا بعد از ایم و عد و الرمول
و عدوی خودی و ائم و در مقابل مذکورہ چیز ہی بخت نشدہ و عوام
الاناس در و مات مشہور نمودہ اند کہ ذہان از فرج کچھ از حوائی و فتح

چنین اگر داید است بنابر آن برای اظهار حق و عارضی نیست است
 و تعبد بچند اله است خلاصه گفتگوی هر دو عالمان که در آن روز شد
 باینکه می توانست هر کس را از حاضران آن مجلس یا دانشمندان
 دستخط خود کند که قید و بندهای دود و غ کوفی خواهم موقوف ماند
 مولوی زین العابدین صاحب اقرار نمود که من حق الهی هستم
 ام و از روی تحقیق علمی این مذہب را اختیار نموده ام و برای
 بحث از آنها بوجوب طلب مردمان نمائیم و من از آنها که بیاد دارم
 بلکه بوجوب طلب میان میرالموین و میان اکبر آید ام و مولوی
 گرامت علی صاحب فرمودند که سر القیوم با و کردار مرد و کسان
 بوجوب طلب مردمان نمائیم و گفتند که بکینه آید ما هم مولوی زین
 العابدین صاحب فرمودند که مردمان نمائیم و در این مدتی که بوجوب
 و ادوام و از آن آید ما هم علاقه من آنها را آدمی نمیدانم و چون
 و چون آنها را در حق برابر است و با او کسی که است علی صاحب فرمودند
 که چنانچه تیر خواهند که تفریق جماعت من نشود و مولوی زین
 العابدین صاحب فرمودند که بفرموده را خواهم بگویم نیست است
 اندک شالی و راستش نمودن جماعت من خود را هم که بشیبه و من
 ناکسی برای رفیع بدین اصرار نمی کنم و بانی این امر نیستم بلکه مولوی

جناب عالی صاحب باعث امتناع نمودن ان صاحب اجرای
رفع یدین موقوف نموده اند و من اقرار می‌کنم که بغیر از سوال ذکر
مساله رفع یدین پاکسی نماند * بعد از ان سخنان دیگر شد که ازین بحث
علاوه ندارد * جناب مفتی منظر المحبی صاحب و جناب مولوی عبید
العلی صاحب بار بار می فرمودند که هر دو صاحبان اتفاق کنند و حنان
تدبیر کنند که جهاد مومنان بر یک طریق مستقیم شوند * بعد مولوی منظر
المحبی صاحب مردمان را رفع یدین فرمودند که اگر مولوی زین العابدین
صاحب رفع یدین را منع کنند شما بیان ترک رفع اختیار می کنید
یا نه * آنها جواب دادند که با ترک رفع اختیار نخواهیم کرد * پس بعضی
از حاضران مجاس مولوی زین العابدین صاحب را گفتند که هر که
را رفع یدین اند برای اختیار کردن ترک رفع یدین آنها را فرموده
ند * و از ان مولوی زین العابدین صاحب فرمودند که آنها را گفته
مین قبول کی خواهند افتاد و در همین حیص و بیص مجاس برخاسته
بعد از ان چون که در ان مجاس ذکر شد * بود که هر دو کیان و لاین
خود نوشیدند * و بعد بوجوب آن دار و فقه قادر بخش از هر دو عالم
درخواست است این امر نمودند * مولوی کرامت علی صاحب در میان
مختبر نوشتند دادند که نزد ما موجود است * مولوی زین العابدین صاحب

و از نوشتن دلائل خود با فرموده و در آنجا که شریعت برود و مکرر آنکه
باز گاه مولا علی علیه السلام صاحب دمووی منظر الحق صاحب برای
اعتقاد و تدبیر نمودن بر نمونان بر یک طریق او برود و نمایان
گفته مولا علی که است عاق صاحب فرموده که من هم همین می خواهم
مولا علی چنین نماید بین صاحب فرموده که برای اختیار دفع بر این
و آئین نامه بجهت من که مکرر داده ام و نه خودم داد و مانع هم می شود
و بر خلاف مانع شود مریدان ما از من این خواهند شد و اگر چنانچه بنا
بمقتضای این خواجسته نمودن دفع بدین و آئین فرماید از حساب
مریدان که مقتضای این خواهد شد و ازین شیء من مانع شدن نمی
توانم پس بدینا می فرماید آن را آن صاحب و طریق آن صاحب و مریدان
من بطریق من باشند و مولا علی که اهل حق صاحب فرموده که هر که
مریدان من و شما بنده آنها به طریقی باشند برای آنها صفائی کرده
و هر چه مولا علی درین نماید بین صاحب جوالت داده که هر گاه برای
لاست قهار از او خواهد داد و من بپسید که تو مرید کیستی هر گاه خواهد گفت
که مرید فلان اسم خواهم گفت که او را بپسند و او به حقیقت به آن موصوف حبل ثاب
بنا مولا علی که است عاق صاحب فرموده که اگر کسی مرید باشد آن
برای که خواهد فرستاد و جز اینست داده که اول برای او ریاضت حالات

مسلمانان خواهر گفت تا از کسی که مرید شده از پیر خود دریافت
تکلیف شود و باز مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که مرید ما و شما
و غیر آن هر طریق پیران خود را مانند از کتاب بیچک علاوه نمایند
مولوی زین العابدین صاحب گفتند که آثار روز قیامت قریب
است لهذا تفرقه جماعت باز از غضب است * مولوی کرامت
علی صاحب فرمودند که اگر نمیدانید که تفرقه مومنین باز از غضب
است لازم که مومنین را از باز این غضب باز داشته باشند
باز از رحمت آید * مولوی زین العابدین صاحب فرمودند که من
نمی توانم تیرایم را از دست لافیت باز آید این نمی تواند فقط

از این وقت تا بعد * من به محفل مذکور این همه عرصه نیز مولوی
ازین العابدین صاحب را به اتفاق مولوی کرامت علی صاحب
خواستند که امده مرا ایام روز دیگر از تو وانی شود

و چرا این مراتب مولوی زین العابدین صاحب از مولوی کرامت
علی صاحب فرمودند که آن صاحب برای رفع بدین امر منع نسازند
و من با آن صاحب هم جهت نبودن رفع بدین خواهم گفت * مولوی
کرامت علی صاحب فرمودند که این معنی قبول نکرد دیگر کنیان

نکته نادانان محض اند برای آنها بد نیست نمایند و بواسطه آن مولوی
 زین العابدین صاحب فرمودند که من کسی را نمی گویم گستاخه فرج من
 است بر طریق من عمل خواهد نمود * مولوی کرامت علی صاحب
 فرمودند که آنها از آیت و حدیث و ائمه نیستند چنان طریق
 آنها صواب اختیار خواهند نمود و بر این معنی مولوی زین العابدین
 صاحب فرموده بودند که قرآن آنها بنم و حدیث آنها بنم این عجبکه
 خواهم گفت بران عمل خواهند نمود *

نام حاضرین مجلس

مرزا محمد تراب ماکن فرخ آباد سر رشته دار محکمه نهکی اصلاح دهاک و غیره
 مظهر الحق مکی الله عنه میل العلی مکی الله عنه میل امین املی
 فقیر شجاعت مکی حمینی معادت علی ما جرای نوشته مذکور
 صحیح است صراح الدین محمد مکی الله عنه میل کاظم مکی الله عنه
فتح مکی ما حرا و افعی است میل مفاخر علی متیر الدین احمد
میل منصور حمینی لطف الرحمن مکی الله عنه نور الحق
مکی الله عنه ابن الدین احمد لیاقت الله میل الدین
فصل الله فتح الله شیخ الدین احمد ماکن قصه جها و دیا
غلام احمد وکیل محکمه صلواته و من املی میل دل الحق محوری

محکمہ صدر امین اعلیٰ سپید عمر دراز وکیل محکمہ مل کورہ

سید ملا ویر علی مخدوم قوجا اری سپید الدین احمد

عفی اللہ عنہ مخدوم محکمہ صدر امین اعلیٰ قدرت اللہ میر

منہی محکمہ صدر امین اعلیٰ گرامت اللہ صدیقی عفی اللہ عنہ

بشارت اللہ صدیقی مسیح الدین احمد عفی اللہ عنہ

قادر بخش داروغہ آپکاری مرید خاص عنایت علی

فیروز الدین محمد عفا اللہ عنہ منیر الدین محمد عفا اللہ عنہ

سید مصاحب علی عفا اللہ عنہ جیپوری شیخ فقیر علی عظیم آبادی

ممولائی مولوی عنایت علی نعیم الدین احمد ساکن دھاکہ محافظ

دفترون راقم الاثم سید عبد الرب عفا اللہ عنہ ومفیت اللہ عفا اللہ عنہ

اس رسالے میں لکھا گیا ہے کہ رفع یدین کرنے والے تین قسم ہیں۔ ایک۔
 شافعی مذہب اور نوح مذہب والے دو قسم ہیں سو غور کر کے اس
 دیکھئے تو یوں نہیں بلکہ حقیقت میں یہ مذہب سب ایک ہی قسم
 ہیں * فرق انسانی کہ تیسری قسم کے لوگ اند کے عاقل اور برے مکار
 ہیں بلکہ حقیقت میں یہ لوگ تفرقہ انداز اور خراب کن اور
 دشمن مذہب ست و جماعت ہیں مثل را فضیون کے * جب

جیسا دیکھتے ہیں ویسا ہی ہو جائے ہیں اور تہذیب کے پھل پھار کھاتے
 دیتے کی کچھ گمانت نہیں رکھتے ہیں کیونکہ اسن کردہ ضمنی خبر دہلہ
 اور مولانا اور علی انہ کلمات ہیں چنانچہ انہیں مرداروں کا کلام
 جسٹس آگے سنا ہی خوب حاشا کی کہ لوگ سنتے سنتے قہقہے لگاتے اور
 مہیوں کے اور شاہد کے صاف منکر تھے اور فقیر قرآن شریف
 اور شہرح احادیث کو پڑا کرتے تھے اور رفع بدین اور آسمین بہتر
 کو حضرت ایک ہی جاہلون کو اول و ہدایتیں جال افتخار پٹائی
 کو تھرا بانی اب جو چاروں طرف سے ان پر الہیہ ڈیوٹی ہوئی اولاد
 رسالے ایک مذہب کے مالک ہوں پر جھٹ گئے اور علماء حقیقین و عابدین
 اور شاہ جہان آباد وغیرہ کے قہقہے لگے لاجاؤ ہو کر بیٹھے کچھ سہجے
 تقریر کو پھیری اور دوسری قسم کے لوگ محض جاہل اولاد
 و ہگ ہیں جو انہوں نے ایک بار اپنے مرداروں سے سنا پڑا سکو
 نہیں چھوڑتے اور نہ پھر بھار کی طاقت رکھتے جو بات ایک در من
 گھس گئی گھس گئی خصوص جب یہ ان سے کہہ دیا کہ ہم اللہ کے
 کلام اور رسول کی حدیب سے کہتے ہیں اور دوسرے لوگ
 ادیبوں کے کلام سے کہتے ہیں سو تم تو قرآن اور حدیث من پاؤ
 اسی پر عمل کرو اور ہمارا بھی یہی عمل ہی اور اعتقاد دوسرے

کسی کی نسبتاً نو ذمے لوگ بہ سنگار خوب گئے ہو گئے اور جہل
 مرکب نے انکے معنوں میں جرہ بکری کی اور یہ بات اسلوب طبع کہتے ہیں
 کہ صورت قرآن کے اور احادیث کے معنوں میں تو اختلاف کر کے
 بہرہ دہاں ہوئے سو اس میں برائی گنجا، بیش اور وسعت ہی ہو اگر
 نسبت قرآن اور تفریح احادیث کی مطابق تحقیقات علماء اہل سنت و
 جماعت کے کہ محقق اور ذہین اور کامل اور حقیقت میں مکی الشہداء
 وقائع البیضاء سے ہیں اچھے اور انکو یہہہ اقبہ فریب دینا محال ہے وہ
 نے خوب تحقیق کر کے لکھا ہے کہ ہمہ کرد و موزون کو پورا ہوا ہو گئے ہو وہ
 مطلب ہمارا کہ بہ باوئی مذہب سنت و جماعت ہی خصوصاً اہل
 ملک میں کہ حقیقی مذہب نامہ ۲ بھر سے پیش حاصل ہو گا جو بجا یوں
 لوگوں کے کہ اور فریب سے غافل نہ ہو کہیں گے لوگ آپس
 میں معنی بعض بعض کو جو کہتے ہیں اور ان کے عقائد سے تیرا
 کو تو میں کہیں وقت مناسب میں پھر آسمین مل جائے ہیں اور
 وقت جانی ہوتے ہیں چنانچہ اہل محضر نامہ کے کلمہ اکابر سے
 دانشمند لوگ خوب سمجھ لینگے سو ایسوں کے فریب اور قبیحی
 باتوں پر نہ بھولیو اور انھیں کے حال کے موافق حضرت مخبر صادق
 علیہ السلام نے آگے ہی خبر دی ہے وہ وہ حدیث ہے

حدیث کی رسمی نمبر کتاب مجمع البرزخیات میں ہے مولوی محمد وحید
صاحب مدرسہ اول الیئمہ کے پاس ہے تو جردی، حکو دیکھنا ہو

وَبَاكِهِمْ لَعَنَ اللَّهُ بَنِي هَازِغٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الطَّلَبُ إِلَى اللَّهِ قَالَ وَاللَّهِ
لَعَنَ مَعْتَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِمَكُونِ بَيْنَ
يَدَيِ السَّامَةِ إِلَى جَالٍ وَبَيْنَ يَدَيِ الدَّجَالِ كَلَّ أَبْوُنْ ثَلَاثُونَ أَوْ
أَكْثَرَ فَلَمَّا مَا بَاتَهُمْ قَالَ إِنَّ يَأْتُوكُمْ بِمِثْلِهِمْ لَمْ تَكُونُوا عَلَيْهِمُ الْبَغِيرُ وَابْهَ
مِثْلِهِمْ وَدَيْكُمْ فَأَدَارَ ائْتَمُّوهُمْ فَاجْتَنِبُوهُمْ وَعَادُوهُمْ طَرَانِي فِي

روایت کی جہاد احمد ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے قسم خدا کی
بے شک سنائیں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمائیے

تھے مرنے پیدا ہو گا قیامت کے نزدیک و جال اور دیکھنے آگے چھوٹے

لوگ تمہیں بلکہ زیادہ پھر یہ چھ اصحاب نے کہا عاصم بن زید بن ابی

فرمانا سکا اے بیگم کو ایک سنت جس پر تم عمل نہیں کرتے تھے

یعنی ایک سنت جس پر تم کو سنتا کہ تم کو نہاؤ گے با حقیقت میں وہ

سنت ہو لیکن تم اس کو کرتے تھے دوسری سنت کو عمل میں لائے

تھے تو دوسری سنت کو سکا اے بیگم تاکہ جس سنت کو تم عمل کرتے تھے

تو میں نے بغیر اور بدل آ جاؤ گے بلکہ تمہارے مذہب میں بھی

خلل ہے سو جب تم ایسے ہو گے دیکھو اور دیکھا گئے اور دشمنی رکھو آتے

الحمد للہ کہ یہ رسالہ تنویر المقلوب تَضییف کیا ہوا مولوی کرامت
 علی صاحب جوہوری کا کہ حلیۃ پیش حضرت سید احمد قدس سرہ کے
 جو گمراہوں اور لاندہوں کی جہالت کے دفع کرنے کو دلیل قوی ہی
 مطیع احمدی مثنیٰ تصحیح سے فقیر بخرواہ خلق اللہ سید عبد اللہ
 ولد سید بہادر علی حفظہ اللہ غنما کی چھایا گیا اللہ تعالیٰ برہنہ اور
 سنہ والوں کو سمجھ سکے تاکہ وہ یہ کہ اس کو برہنہ اور سند اپنی جہالت
 اور نقصانیت سے باز آویں اور طریق حق سنت و جماعت
 کا اختیار کریں کسی نادان کے کہنہ سے جو اپنے تئیں عالم
 اور مولوی کو کے مشہور کرتے ہیں گمراہ نہ بنیں اور
 اس کتاب کے ۳۹ صفحے کی دوسری سطر مثنیٰ
 لفظ موقوف کا غلطی سے چھپا گیا
 چاہئے کہ ہر کوئی اس لفظ کو جہان دیکھے
 قلم زد کر دے سب لوگوں کی
 دریافت کے واسطے یہ
 لکھ دیا